accountabilitylab PAKISTAN

CIVIC ACTION TEAMS

بلیٹن 30

پاکستان کورونا وائرس سِوا ایکٹس مہم

تمہید

اوپن سوسائٹی فاؤنڈیشن (او ایس ایف) کے تعاون سے دو سال سے جاری سوک ایکٹس مہم کے ذریعے کورونا وائرس سے متعلق جعلی خبروں، غلط معلومات اور افواہوں کے خاتمے کی کوششیں کی گئیں۔ اب اس سے آگے بڑھتے ہوئے، معلومات کے تبادلے کے صحت مندانہ ماحول کو فروغ دیا جائے گا جس میں ہم پاکستان میں جعلی خبروں اور غلط معلومات کے وسیع پیمانے پر روکنے کی کوششوں میں معاونت کریں گے۔ اگر کرونا وائرس کی کوئی نئی لہر سامنے نہیں آتی تو ضروری نہیں کہ ہماری مہم کا بنیادی محور کورونا وائرس ہو۔ ہمارا منصوبہ ہے کہ ہم صحت کے حادثات سے جڑی جعلی خبروں مثلاً پولیو، جو آج بھی پاکستان میں ایک بڑے چیلنج کے طور پر موجود ہے اور لوگوں میں اس کی ویکسین نہ لگوانے کی ہچکچاہٹ کی بڑی وجہ جعلی خبروں کا پھیلنا ہے)، سیاست، سماجی واقتصادی پابندیوں اور دیگر متعلقہ مسائل سے نمٹنے پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں گے۔

اس بلیٹن میں جانئے

- کورونا وائرس اور ویکسی نیشن کے کیسز سے متعلق اپڈیٹس۔
- جعلی خبروں اور غلط معلومات کا مقابلہ کرنے کے لئے ذمہ دارانہ صحافت کا کردار۔
- جعلی خبروں کو روکنے کے طریقے۔
- جعلی خبریں اور آئندہ جنرل الیکشن۔

کووِڈ-۱۹ ڈیش بورڈ (پاکستان)

تصدیق شدہ کیس	کل ایکٹو کیس	کل اموات	کل ریکوریز
1,579,861	20	30,650	1,547,357

۵ اپریل، ۲۰۲۳

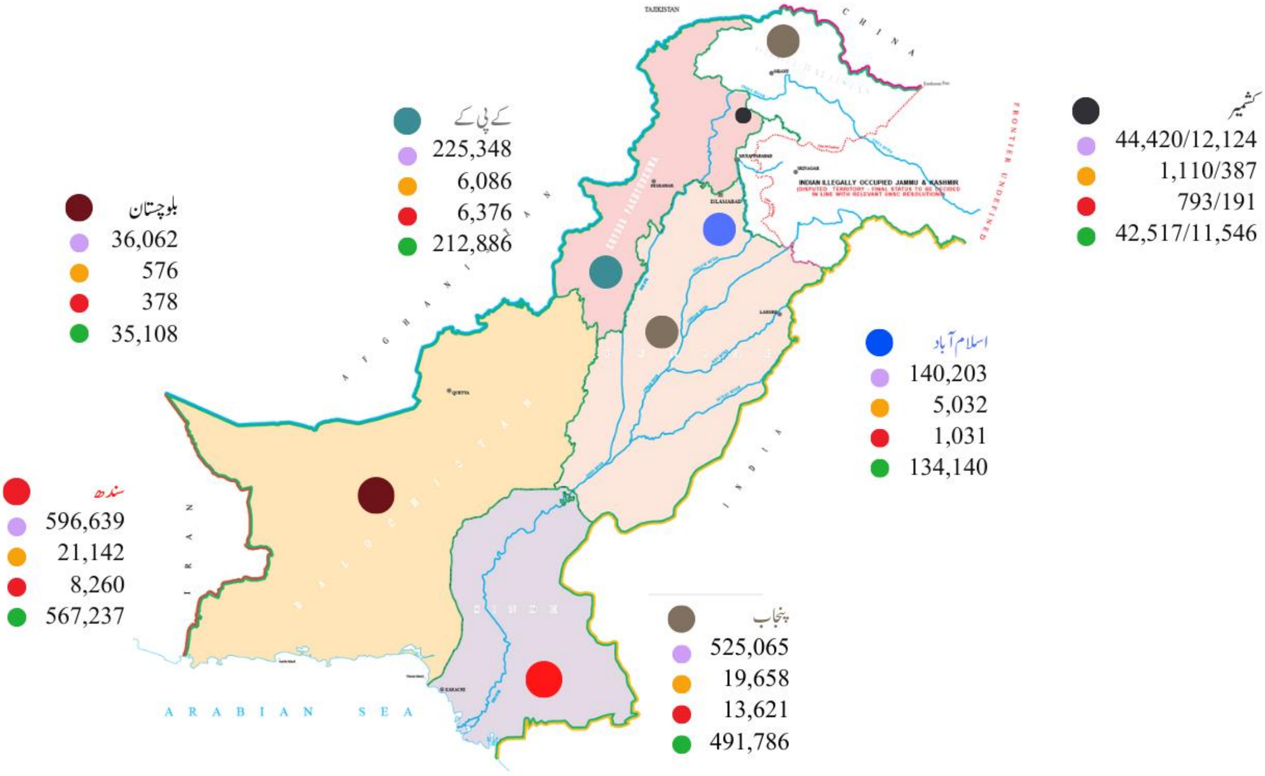

کل اموات | کل رکوریز | کل ایکٹو کیس | تصدیق شدہ کیس

Source :Government of Pakistan

سیکشن I

پاکستان میں ایک ہی دن میں کووڈ-19 کے 168 نئے کیسز سامنے آنے سے کووڈ کی مثبت شرح میں بڑا اضافہ سامنے آیا ہے۔

نیشنل کمانڈ اینڈ آپریشن سینٹر (این سی او سی) کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، ملک میں ستمبر 2022 سے لیکر اب تک سامنے آنے والے سب سے زیادہ ایک ہی دن (24 مارچ) کو 168 نئے کیسز سامنے آنے کے بعد کووڈ-19 کی مثبت شرح تین فیصد سے بھی تجاوز کر گئی۔

> پاکستان کے دو بڑے شہروں کراچی اور اسلام آباد میں اسی دن شرح نے پانچ اور چھ فیصد کو بھی بلترتیب تجاوز کیا ہے۔

جبکہ ممبر این سی او سی اور ہیلتھ سروسز اکیڈمی کے وائس چانسلر ڈاکٹر شہزاد علی خان کا ڈان نیوز پیپر سے بات کرتے ہوئے کہنا تھا کہ کووڈ-19 میں حالیہ تبدیلیاں کووڈ کیسز میں اضافے کا سبب بنی ہیں۔ انہوں نے لوگوں کو مشورہ دیا کہ انہیں کووڈ کیسز میں اس اضافے سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس میں مریضوں کے اموات کی شرح بہت کم ہے۔ پچھلے چوبیس گھنٹوں میں صرف ایک مریض کی موت سامنے آئی تھی۔

این سی او سی کی مطابق، 24 مارچ کو کووڈ-19 کی قومی شرح 3.02 فیصد ریکارڈ کی گئی جبکہ راولپنڈی، کراچی اور لاہور میں بلترتیب 2.61 فیصد، 6.11 فیصد اور 5.51 فیصد تھی۔ ڈاکٹر خان کے مطابق کووڈ-19 میں تبدیلیوں کے باعث کیسز میں اتار چڑھاؤ جاری رہے گا۔ ممبر این سی او سی کے مطابق، صحت مند نوجوانوں لوگوں کو وائرس سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ انہیں بہتر قوت مدافعت کے سبب اس کی شدید علامات کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ لیکن 65 سال سے زیادہ عمر کے بزرگ شہریوں کو ڈاکٹر خان کی طرف سے تجویز دی گئی جو بلڈ پریشر، ذیابیطس، گردے کے مسائل یا کینسر کی علامات کا سامنے کر رہے ہیں انہیں زیادہ احتیاط کرنی چاہیے۔

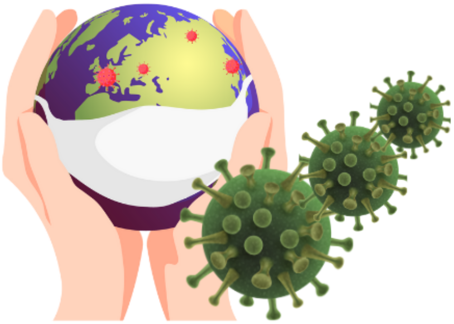

اگرچہ پچھلے سال موسم گرما میں کووڈ-19 کے کیسز میں اضافہ ہوا تھا لیکن بعد میں صورتحال پر قابو پالیا گیا تھا جس کے بحث اموات کی شرح بہت کم ریکارڈ کی گئی تھی۔ڈاکٹر خان کی طرف سے لوگوں کو تجویز دی گئی ہے کہ وہ صحت کی سہولیات اور دیگر عوامی اجتماعات میں ماسک پہنیں اور رش والی جگہوں پر جانے سے گریز کریں، کیونکہ یہ وائرس ایک فرد سے دوسرے فرد کو منتقل ہوتا ہے۔سال 2020 کے برعکس جب یہ برتنوں، کپڑوں اور کرنسی نوٹوں جیسی چیزوں سے پھیل رہا تھا لیکن اب یہ صرف انسانی رابطے سے پھیل رہا ہے۔

وزیر برائے نیشنل ہیلتھ سروسز، ریگولیشن اور کوآرڈینیشن قادر پٹیل کا کہنا تھا کہ وائرس کی موجودہ صورتحال قابو میں ہے۔وزیر کے مطابق، کووڈ-19 کے کسی بھی قسم کے ذیلی وائرس سے نمٹنے کے لئے بارڈر اور ہیلتھ سروسز میں لوگوں کے لئے انتظامات مزید بہتر کر دیے ہیں۔مزید یہ کہ تمام داخلی پوائنٹس پر نگرانی کا موثر نظام قائم کر دیا گیا ہے اور ملک میں آنے والے تمام مسافروں کو ہوائی اڈوں پر جانچ پڑتال اور اسکریننگ کے عمل سے گزارا جا رہا ہے۔

سیکشن 2

ماہرین نے نوجوانوں پر زور دیا ہے کہ وہ انتخابات میں بہتر سیاسی انتخاب کے لئے جعلی خبروں کے اثرات کو سمجھیں۔

اکاؤنٹیبیلیٹی لیب پاکستان کی طرف سے وفاقی اردو یونیورسٹی آف آرٹس، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اسلام آباد میں جعلی خبروں اور غلط معلومات کے بنیادی محرکات کو جاننے اور ان کے عام انتخابات پر ہونے والے اثرات پر گفتگو کی گئی۔ سیمینار میں نوجوانوں کے عام انتخابات میں کردار کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا۔

سیمینار کے لئے سپیکرز میں صدر گیلپ پاکستان، ڈاکٹر اعجاز شفیع گیلانی اور سکرپٹ رائٹر، سینئیر پروگرام پروڈیوسر، پی ٹی وی ہوم، ڈاکٹر عزیر احمد رانا شامل تھے۔ جبکہ ایونٹ، انچارج ڈپارٹمنٹ انٹر نیشنل ریلیشنز اینڈ ماس کمیونیکیشن ،ڈاکٹر عظمیٰ سراج کی طرف سے ماڈریٹ کیا۔ایونٹ میں ماس کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے طلباء، اسٹاف ممبران اور پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے مختلف نمائندوں نے شرکت کی۔

سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر اعجاز شفیع کہا کہنا تھا کہ ملک میں صاف اور شفاف انتخابات کو یقینی بنانے کے لئے تمام سیاسی پارٹیوں اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کے درمیان سماجی، سیاسی اور ڈیجیٹل معاہدوں کی ضرورت ہے۔

جبکہ سکرپٹ رائٹر اور سینئیر پروگرام پروڈیوسر پی ٹی وی ہوم، ڈاکٹر عزیر احمد رانا کا کہنا تھا کہ کسی بھی بڑے اخبار یا چینل سے جعلی خبر کے پھیلنے کی غلطی ہو سکتی ہے لیکن اس کا مقصد جان بوجھ کر غلط معلومات پھیلانا مقصود نہیں ہوتا۔ مستند خبروں کی رپورٹنگ کے لئے رپورٹرز اور ایڈیٹرز کے پاس معتبر ذرائع اور تحقیقات پر مبنی ایک ضابطہ اخلاق موجود ہوتا ہے۔تاہم غلط معلومات کسی کو دھوکہ دینے کے لئے بھی پھیلائی جا سکتی ہیں۔ غلط معلومات کو حقیقی خبروں کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور اسے مستند بنانے کے لئے دیگر ویب سائٹس کے فارمیٹس کو کاپی کیا جاتا ہے۔اس طرح کی جعلی معلومات پھیلانے کے پیچھے مقصد زیادہ کلکس حاصل کرنا، اشتہارات سے آمدنی حاصل کرنا یا مختلف سیاسی جماعتوں کے نقطہ نظر کو پیش کرنا ہوتا ہے۔ڈاکٹر عزیر کا مزید کہنا تھا کہ کسی بھی خبر کی تصدیق کے لئے نوجوانوں کو پانچ ڈبلیوز اور ون ایچ فامولے پر عمل کرنا چاہیے۔

گیلپ پاکستان کے صدر ڈاکٹر اعجاز شفیع گیلانی کا کہنا تھا کہ سوشل میڈیا کی وجہ سے جعلی خبروں میں ایک بڑا اضافہ سامنے آیا ہے جس سے انتخابات براہ راست متاثر ہو رہے ہیں۔اس لئے نوجوانوں کو جعلی خبروں کے اثرات سے متعلق آگاہی دینا انتہائی ضروری ہے۔ نوجوانوں کو پاکستان کی سیاسی تاریخ اور جعلی خبروں کے اثرات کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

سال 2018 کے انتخابات میں مختلف سیاسی پارٹیوں کی طرف سے پھیلائی جانے والی جعلی خبروں کا بڑے پیمانے پر استعمال کیا گیا۔ لہٰذہ انتخابی عمل میں حصہ لینے اور درست انتخاب کے لئے نوجوانوں کے لئے جعلی خبروں اور سیاسی آگاہی حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے۔

مقررین نے سوشل میڈیا پر چلنے والی جعلی خبروں کے اثرات سے بچنے کے لئے قوائد وضوابط قائم کرنے پر زور دیا۔ سیمینار میں انتخابات اور جمہوری عمل کو شفاف بنانے کے لئے نوجوانوں کے مثبت کردار کو بھی اجاگر کیا گیا۔

شرکاء کے تاثرات

"جعلی خبروں اور غلط معلومات میں فرق ہوتا ہے۔ جعلی خبروں میں ایسی معلومات ہوتی ہیں جو درست نہیں ہوتی اور لوگوں کو ان معلومات کے بارے میں آگاہی نہیں ہوتی جبکہ غلط معلومات جان بوجھ کر لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے پھیلائی جاتی ہیں۔ آجکل کے دور میں لوگ زیادہ تر غلط معلومات سے ہی متاثر ہو رہے ہیں۔ غلط معلومات انتخابات کا عمل کو متاثر کر سکتی ہیں اور دیگر سماجی مسائل میں اضافہ بھی کر سکتی ہیں۔ آج کے سیمینار میں جعلی خبروں کا مقابلہ کرنے کے لئے مختلف طریقوں پر روشنی ڈالی گئی۔ یہ انتہائی ضروری ہوتا ہے کہ کسی بھی معلومات یا پوسٹ کو شئیر کرنے سے پہلے احتیاط سے پڑھ لیا جائے۔ معلومات کو شئیر کرنے سے پہلے اس کے درست ہونے یا غلط ہونے کے لئے تحقیق کرنی چاہیے۔ ہمیں کسی بھی معلومات پر یقین نہیں کرنا چاہیے جب تک ہم انہیں سیمینار میں بتائے گئے مختلف ٹولز کے ذریعے تحقیق نہ کر لیں۔"

"آپ کو چوکس رہنا ہو گا کہ کوئی آپ کے پاس جھوٹی معلومات تو نہیں لے کر آرہا۔ درست معلومات کا علم رکھا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اگر آپ درست اور غلط معلومات کا علم رکھتے / رکھتی ہیں تو جب کوئی آپ کے پاس غلط معلومات لے کر آتا ہے تو آپ اس کو آسانی سے پہچان سکتے / سکتی ہیں اور نظر انداز کر سکتے ہیں۔"

"آج کی پینل ڈسکشن میں جعلی خبروں اور جھوٹی معلومات کے انتخابات پر ہونے والے اثرات پر گفتگو ہوئی ہے۔ ہمیں عام معلومات اور جعلی معلومات میں فرق کو جاننا ہو گا۔ پاکستان میں پچھلے پچاس سال میں گیارہ الیکشن ہوئے ہیں۔ لیکن گیارہواں الیکشن پچھلے دس انتخابات سے اس لئے مختلف تھا کیوں کہ اس میں سوشل میڈیا کے بھرپور منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ ہر کسی کو صرف درست معلومات پر یقین رکھنا چاہیے اور اصلی اور جعلی معلومات کے درمیان فرق کو جاننے کے لئے تحقیقات کرنی چاہیے۔"

"آپ کو یہ چیک کرنا چاہیے کہ موصول ہونے والا ڈیٹا، خبریں یا معلومات درست ہیں۔ میں طلباء کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اخلاقیات اور علم کے حصول کے لئے بھرپور کوششیں کریں۔"

جعلی خبروں اور غلط معلومات کے انتخابات 2023 پر اثرات

پاکستان میں اس وقت عام انتخابات کی تیاریاں کی جاری ہیں۔ دنیا کے دیگر ممالک کی طرح پاکستان کے جمہوری عمل میں جعلی خبروں اور غلط معلومات کے اثرات پر تشویش پائی جاتی ہے۔ غلط معلومات کا پھیلاؤ ووٹرز کی آراء کو متاثر کر سکتا ہے، اور صاف اور شفاف انتخابات کو متاثر کر سکتا ہے۔ یہ بلاشبہ ایک پیچیدہ مسلہ ہے جس کے پاکستان پر دوررس نتائج مرتب ہو سکتے ہیں لیکن ملک کے نوجوانوں کی طرف سے جعلی خبروں اور غلط معلومات کا مقابل کرنے کے لئے کچھ اقدامات اٹھائے جاسکتے ہیں۔ غلط معلومات اور جعلی خبریں کوئی نئی چیزیں نہیں ہیں بلکہ حال ہی میں سوشل میڈیا کے آنے سے ان کے پھیلاؤ میں اضافہ ہوا ہے۔ جعلی معلومات فیس بک، ٹوئٹر اور واٹس اپ پر بڑی تیزی سے پھیل سکتی ہیں اور صارفین کو حقیقی اور جعلی خبروں میں فرق کرنے میں مشکلات پیش آسکتی ہیں۔

یہ بات درست ہے کہ جب معلومات مختلف ذرائع سے موصول ہو تو پھر پہلے سے تعصب شدہ تصورات کو یقین میں تبدیل کر دیتی ہیں۔ جعلی خبروں اور غلط معلومات آئندہ انتخابات پر سنگین اثرات مرتب کر سکتی ہیں۔ جھوٹی کہانیاں سیاسی امیدواروں کی شہرت کو نقصان پہنچاسکتی ہیں، جھوٹے بیانیے کو تقویت بخش سکتی ہیں اور ووٹرز کی آراء کو بھی متاثر کر سکتی ہیں۔ یہ مجموعی طور پر سیاسی منظر نامے پر اثرانداز ہو سکتی ہیں اور جمہوری عمل کی قانونی حیثیت کو بھی چیلنج کر سکتی ہیں۔

جعلی خبروں اور جھوٹی معلومات کا مقابلہ کرنے کا ایک طریقہ تنقیدی سوچ کی حوصلہ افزائی اور نوجوانوں میں میڈیا خواندگی کو فروغ دینا ہے۔ نوجوانوں سے یہ سوال کرنا کہ وہ کیا پڑھتے ہیں اور معلومات کے حصول کے لئے ان کے ذرائع کو چیلنج کرنے سے وہ جعلی خبروں اور غط معلومات سے متعلق زیادہ احساس ہو سکتے ہیں۔ اس طرح سے وہ جھوٹی کہانیوں اور غلط معلومات کی بہتر طریقے سے شناخت کر سکتے ہیں اور سیاسی منظر نامے کو باریک بینی سے سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔

غلط معلومات کا مقابلہ کرنے کا دوسرا طریقہ میڈیا میں شفافیت لانا اور احتساب کو فروغ دینا ہے۔ میڈیا کے اداروں اور صحافیوں کی حوصلہ کرنی چاہیے کہ اپنی خبروں کی فیکٹ چیکنگ کے ذریعے تحقیق کریں اور اپنے معلوماتی ذرائع پر رپورٹ کریں۔ اس طرح انہیں افواہوں کو کاؤنٹر کرنے اور درست رپورٹنگ میں مدد مل سکتی ہے۔

بالآخر یہ نوجوان ہی جعلی خبروں اور غلط معلومات کا مقابلہ کرنے میں زیادہ متحرک ہو کر بہترین کردار ادا کر سکتے ہیں۔ نوجوان سیاسی مباحثوں میں شامل ہو کر، مختلف مہمات میں رضاکارانہ طور پر کام کر کے اور سوک ایجوکیشن میں شرکت کر کے اپنا بھرپور کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس طرح سے وہ مختلف غلط بیانیوں کو کاؤنٹر کر سکتے ہیں اور شہریوں کو باخبر اور متحرک بنانے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

جھوٹی اور من گھڑت خبروں کا پتہ کیسے لگا سکتے ہیں؟

ذرائع کا جاننا

کہانی سے متعلق ویب سائٹ، اس کے مقصد اور ریفرنس کے طور پر دی گئی معلومات پر تحقیقات کریں۔

کہانی سے ہٹ کر پڑھیں

کہانی کی شہ سرخیاں کلکس کے حاصل کے لئے استعمال ہو سکتی ہیں۔ لہذہ مجموعی طور پر پوری کہانی کو پرکھیں۔

مصنف کے بارے میں جانیۓ

مصنف کے حقیقی اور قابل اعتماد ہونے کے بارے میں تحقیق کریں۔

معاون ذرائع

کہانی میں دیۓ گئے لنکس پر کلک کریں، یہ چیک کریں کہ آیا دیۓ گئے لنکس واقعی اصل کہانی کو بیان کرتے ہیں۔

تاریخ چیک کریں

گزشتہ کہانیوں کو دوبارہ اپ لوڈ کرنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ نئے واقعات سے متعلق ہیں۔

کہانی کے مذاق یا طنزیہ ہونے کو چیک کرنا

کہانی میں دیکھیں کہ کوئی طنزیہ مواد تو شامل نہیں ہے، تصدیق کے لئے مصنف اور ویب سائٹ پر تحقیقات کریں۔

تعصب داری چیک کرنا

اس بات پر بھی غور کریں کہ آپ کے اپنے عقائد کسی کہانی کو جانچنے کی اہلیت پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

متعلقہ ماہرین سے تصدیق کرنا

مختلف کتابوں کا مطالعہ کریں اور فیکٹ چیکنگ سائٹ سے تصدیق کریں۔